

## 50555 - کیا روزانہ چھ گولیاں دوائی کھانے والا شخص روزہ نہ رکھے ؟

### سوال

مجھے ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف ہے جس کی بنا پر مجھے روزانہ چھ خوراک دائی لینا پڑتی ہے، کیا میں روزے نہ رکھوں بلکہ رمضان کے بعد قضاء کر لوں ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو شفایابی نصیب فرمائے، اور آپ کو تکلیف پر صبر و تحمل کرنے کی ہمت دے تاکہ آپ کو اس کا پورا اور مکمل اجر و ثواب حاصل ہو، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مریض شخص تخفیف کرتے ہوئے اسے بیماری کی حالت میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی اور بیماری ختم ہونے کے بعد ان کی قضاء کرنے کی رخصت دی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

چنانچہ جو کوئی بیمار ہو یا مسافر تو وہ دوسرے ایام میں گنتی مکمل کرے البقرة ( 184 ).

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

" اہل علم کا اجماع ہے کہ مریض شخص روزہ چھوڑ سکتا ہے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "

چنانچہ جو کوئی بھی مریض ہو یا مسافر وہ دوسرے ایام میں گنتی مکمل کرے البقرة ( 184 ). " انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ المقدسی ( 3 / 88 ).

اس بیماری کی بنا پر روزہ ترک کرنا مباح ہے جس میں روزہ رکھنے سے نقصان کا اندیشہ ہو یا پھر شفایابی میں تاخیر ہوتی ہو، روزہ ترک کرنے لیے دوائی کھانا کوئی شرعی عذر نہیں، لیکن اگر دن میں ہی دوائی کھائے بغیر کوئی چارہ نہیں تو پھر روزہ ترک کیا جاسکتا ہے۔

لیکن اگر سحری اور افطاری کے وقت دوائی کھانی ممکن ہو اور روزہ رکھنا اس کے مضر نہ ہو تو اس کے لیے روزہ

ترك كرنا جائز نههين، اور اگر دن كے وقت دوائى كھانے كى ضرورت پيش آئے تو روزه چھوڑنے ميں كوئى حرج نههين، رمضان كے بعد وه ترك كرده روزوں كى قضاء كړے گا.

امام نووى رحمہ اللہ تعالى كہتے هيں:

" ہمارے اصحاب كا كہنا ہے: روزه چھوڑنے كے جواز كى شرط يه ہے كہ: اگر روزه ركھنے سے مشقت كا احتمال ہو اور يه مشقت برداشت سے باہر ہو ليكن تھوڑى سى بيمارى جس سے ظاہر كوئى مشقت نه ہوتى ہو اس كى بنا پر ہمارے نزديك روزه ترك كرنا جائز نههين " انتہى.

ديكھيں: المجموع ( 6 / 257 ).

ابن قدامہ مقدسى رحمہ اللہ كہتے هيں:

" روزه ترك كرنے كے ليے مباح مرض وه ہے جو روزه كى بنا پر مرض شديد ہو يا پھر شفائى ميں تاخير كا باعث ہو "

امام احمد رحمہ اللہ سے سوال كيا گيا:

مريض روزه كب ترك كړے ؟

امام صاحب كا قول تھا:

اگر مريض روزه نه ركھ سكرے.

كہا گيا: مثلا بخار ؟

امام صاحب كہنے لگے:

بخار سے زياد شديد بيمارى بهى كوئى ہے " انتہى.

ديكھيں المغنى ابن قدامہ ( 3 / 88 ).

شيخ عبد العزيز بن باز رحمہ اللہ كہتے هيں:

" رمضان المبارك ميں اگر كسى مريض كے ليے روزه ركھنا نقصان ده ہو يا مشقت ہوتى ہو، يا دن ميں گولياں اور سيرپ وغيره استعمال كر كے علاج كى ضرورت پيش آئے تو مريض كے ليے روزه نه ركھنا مشروع ہے، كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور تم میں سے کوئی مریض ہو یا مسافر تو وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے .

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقیناً اللہ تعالیٰ یہ بھی پسند کرتا ہے کہ اس کی دی گئی رخصتوں پر عمل کیا جائے، اسی طرح کہ جس طرح اس کی معصیت کرنا ناپسند ہے "

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ:

" جس طرح اسے یہ پسند ہے کہ اس کے احکام پر عمل کیا جائے " انتہی

دیکھیں: فتاویٰ اسلامیة ( 2 / 139 ) .

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

" اگر رمضان المبارک میں طلوع فجر کے بعد کوئی مریض دوائی کھائے تو اس کا روزہ صحیح نہیں؛ کیونکہ اس نے عمداً روزہ افطار کیا ہے، اور اسے باقی سارا دن بغیر کھائے پیئے گزارنا ہوگا.

لیکن اگر بیماری کی بنا پر اس کے لیے سارا دن کھائے پیئے بغیر گزارنا مشکل ہو تو بیماری کی بنا پر اس کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز ہے، اور عمداً افطار کرنے کی بنا پر اسے بعد میں بطور قضاء روزہ رکھنا ہوگا.

مریض کے لیے روزہ کی حالت میں دوائی کھانی جائز نہیں، لیکن اگر ضرورت پیش آئے تو استعمال کی جاسکتی ہے، مثلاً موت کا ڈر ہو تو پھر ہم اس میں تخفیف کے لیے گولی دی جا سکتی ہے، کیونکہ وہ اس حال میں بغیر روزے سے ہے، اور بیماری کی بنا پر روزہ نہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں " انتہی

دیکھیں: فتاویٰ ابن عثیمین ( 19 ) سوال نمبر ( 76 ) .

اگر دائمی بیماری ہو کہ اس بیماری کی بنا پر وہ قضاء نہ کر سکے تو اس پر روزہ رکھنا واجب نہیں، اور نہ ہی قضاء، بلکہ اس پر ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو صبح یا شام کو کھانا کھلا دے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا گیا:

ایک شخص دل کا مریض ہے صرف دل کا ایک حصہ کام کرتا ہے اور مستقل طور پر دوائی استعمال کرتا یعنی تقریباً پرچھ یا آٹھ گھنٹے بعد کیا اس سے روزہ ساقط ہو گا ؟

جی ہاں اس سے روزہ ساقط ہے، اور وہ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا دے گا، اگر چاہے تو کئی ایک مساکین کو ایک چوتھائی صاع چاول اور اس کے ساتھ گوشت بھی دے سکتا ہے، اور اگر چاہے تو رمضان کے آخری روز رات یا پھر سحری کا کھنا کھلا دے، یہ سب جائز ہے " انتہی۔

دیکھیں: ابن عثیمین ( 19 ) سوال نمبر ( 87 )۔

مرض کی حالتوں کے متعلق تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر ( 38532 ) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم .